حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصّہ

فِرعون کے محل میں

In the Palace of the Pharoah

جادو کے کھیل اور مشکل الفاظ کے معانی (مع تلفظ) کے ساتھ

Hermain Quran School

HermainQuranSchool@gmail.com HermainQuranSchool +923187782560 Hermain Quran School

فرعون کے محل میں

پانچ ہزار سال قبل مصر کے حکمرانوں کو فرعون کے نام سے پکارا جاتا تھا۔فرعون مطلق العنان حکمران ہوتا تھا اور خدائی کا دعویٰ بھی رکھتا تھا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسے ہی ایک فرعون کے دور میں دنیا میں تشریف لائے۔

اس وقت بنی اسرائیل جو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے، مصر میں قبطیوں کے ساتھ رہا کرتے تھے۔قبطیوں کا تعلق حکمران طبقے سے تھا اور وہ بنی اسرائیل پر ظلم وستم ڈھایا کرتے تھے کیونکہ بنی اسرائیل فرعون کے آگے سجدہ کرنے سے انکار کرتے تھے۔بنی اسرائیل خاموشی سے سب کچھ برداشت کرتے اور اللہ کے پیامبر کے منتظر رہتے جس کی آمد کی بشارت دی گئی تھی اور جسے انہیں اس صعوبت بھری زندگی سے نجات دلانا تھی۔

IN THE PALACE OF PHAROAH

About five thousand years ago, the rulers of Egypt were called Pharaohs. A Pharaoh used to be an absolute ruler and even claimed to be a god. Hazrat Musa (عليه السلام) was born in the time of such a ruler.

At that time, Bani Israel, who were the descendants of Hazrat Yaqub (عليه السلام), used to live in Egypt along with the Copts. The Copts belonged to the ruling elite and used to oppress the Bani Israel because they refused to bow down to the Pharaoh. Bani Isreal suffered in silence and waited for the Prophet of Allah whose coming was prophesied and who was to deliver them from this miserable life.

فرعون نے بھی اس بشارت کے بارے میں سنا۔ اس نے تفتیش کی تو پتہ چلا کہ بنی اسرائیل کا عقیدہ ہے کہ ان کے درمیان پیدا ہونے والا ایک لڑکا ایک روز فرعون کی بربادی کا باعث بنے گا اور اپنی قیادت میں انہیں مصر سے لے جائے گا۔ چند روایات کے مطابق، اسے ایک خواب آیا جس میں اس نے دیکھا کہ ایک آگ نے سوائے بنی اسرائیل کی بستیوں کے پورے شہر کو جلا کر راکھ کر دیا۔ خوابوں کی تعبیر بتانے والوں نے اس کی تشریح یہ کی کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہو گا جو فرعون کی تباہی کا باعث بنے گا۔

اس خواب کو حقیقت کا روپ دھارنے سے روکنے کے لئے فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے تمام لڑکوں کو پیدا ہوتے ہی قتل کر دیا جائے۔

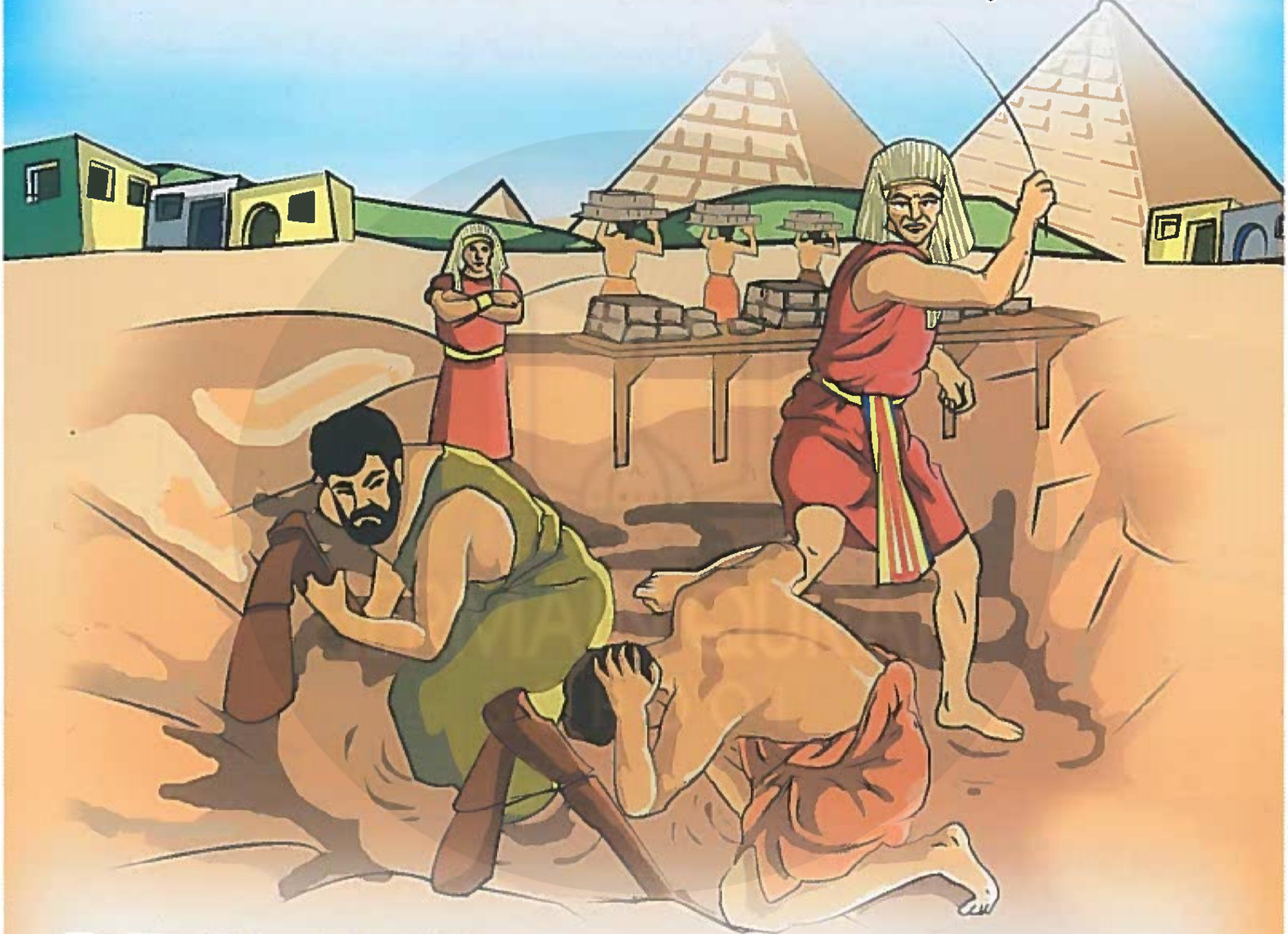

The Pharaoh heard about this prophecy. He made inquiries and found out that the Bani Israel believe that a boy, who would be born among them, shall one day cause the fall of the Pharaoh and lead them out of the Egypt. According to some traditions, he had a dream in which he saw that a fire has burned down the whole city, except for the settlements of the Bani Israel. The interpreters of dreams interpreted it as the coming of a man from Bani Israel who will cause the destruction of the Pharaoh.

To stop this dream from becoming a reality, the Pharaoh ordered that all the male children of the Bani Israel be murdered at birth.

کچھ عرصہ تک اس کے حکم پر عمل ہوتا رہا مگر پھر اس کے مشیروں نے اسے بتایا کہ بنی اسرائیل کو ایسے گھٹیا کام انجام دینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جن کے کرنے پر کوئی اور آمادہ نہیں ہوتا۔ اگر ان کے بچوں کا قتل اسی طرح جاری رہا تو جلد ہی ان کی نسل ختم ہو جائے گی اور پھر گھٹیا کام کرنے کے لئے کوئی باقی نہ رہے گا۔

اس بات سے بچنے کے لئے ایک نیا حکم نامہ جاری کیا گیا جس کے تحت بنی اسرائیل کے بچوں کو ایک سال قتل کیا جاتا اور دوسرے سال بخش دیا جاتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام اس سال پیدا ہوئے جب بچوں کو قتل نہیں کیا جا رہا تھا، لہٰذا وہ محفوظ رہے۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام قتل کے سال میں پیدا ہوئے اور یوں انہوں نے اپنا پہلا سانس موت کے سائے میں لیا۔

His orders were carried out for a time but then his advisors told him that the Bani Israel are used for the menial and low-level jobs that nobody else is prepared to do. If the slaughter of their children continues like this, soon their race shall come to an end, and there shall be nobody left to do the inferior works.

To avoid this outcome, a new decree was issued, according to which the male children of the Bani Israel were to be slaughtered one year and be spared the next. Hazrat Musa's (عليه السلام) brother Hazrat Harun (عليه السلام) was born in the year when the children were being spared so he remained safe. But Hazrat Musa (عليه السلام) was born in the year of the killing and so he drew his first breath in the shadow of death.

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کچھ عرصہ چوری چھپے انہیں دودھ پلاتی رہیں لیکن جلد ہی یہ واضح ہو گیا کہ ان کی موجودی کا راز کھل جائے گا اور فرعون کے ہرکارے انہیں مار ڈالیں گے۔ ان کی فکر و تشویش کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ تب اللہ کا حکم آیا۔ ان سے کہا گیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک ٹوکری میں ڈالیں اور ٹوکری دریائے نیل میں بہا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ وہ ایک روز ان کے بیٹے کو ان کے پاس واپس لے آئے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اس حکم پر عمل کیا۔ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلایا، انہیں ایک ٹوکری میں ڈالا اور پھر ٹوکری کو دریا میں بہا دیا تاہم انہوں نے اپنی بیٹی سے کہہ دیا کہ وہ ٹوکری کا پیچھا کرے۔

Hazrat Musa's (علیہ السلام) mother nursed him secretly for a while, but it soon became apparent that he shall be exposed and killed by the agents of the Pharaoh. Her anxiety and worry knew no bounds. Then came the command of Allah. She was told to put Hazrat Musa (علیہ السلام) in a basket and float the basket in the River Nile. Allah promised her that her son shall be returned to her one day.

Hazrat Musa's (علیہ السلام) mother carried out this command. She nursed him, placed him in a basket and then floated the basket in the river. However, she asked her daughter to follow the course of the basket.

جیسے ہی ٹوکری نے پانی کو چھوا، نیل کی موجیں پُرسکون اور مدہم ہوگئیں اور یہ آرام وسکون سے بہنے لگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن دریا کے کنارے کنارے اس کا پیچھا کرتی رہیں۔ ہوتے ہوتے ٹوکری فرعون کے محل کے نزدیک دریا کے کنارے سے آ لگی۔ فرعون کے خادموں نے ٹوکری کو دیکھ کر اسے باہر نکالا اور اسے فرعون اور اس کی ملکہ بی بی آسیہ کی خدمت میں لے گئے۔

اپنے شوہر کے برعکس بی بی آسیہ ایک مومنہ، رحم دل اور مشفق خاتون تھیں۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی اور جب انہوں نے ٹوکری میں ایک خوبصورت بچے کو اپنی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے پایا تو ان کا دل بے اختیار ہو گیا۔ انہوں نے فرعون سے کہا کہ وہ اس بچے کو گود لے کر اس کی پرورش کرنا چاہتی ہیں۔

The waves of the Nile became calm and gentle as soon as the basket touched the surface of the water and it began to float smoothly and peacefully. Hazrat Musa's (عليه السلام) sister followed its course on the riverbank. Eventually, the basket came to rest on the riverbank near the palace of the Pharaoh. The servants of the Pharaoh saw the basket, pulled it out and took it to the Pharaoh and his Queen, Bibi Aasia.

Unlike her husband, Bibi Aasia was a believer, merciful and kind-hearted. She had no child of her own, and when she saw a beautiful boy smiling up at her from the basket, her heart went out to him. She said to the Pharaoh that she wanted to adopt this child and raise him as her own.

قدرے تامل کے بعد فرعون مان گیا۔ بی بی آسیہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ انہوں نے حکم دیا کہ بچے کے لئے ایک انا کا انتظام کیا جائے۔ کئی عورتیں آئیں اور بچے کو دودھ پلانے کی کوشش کی مگر اس نے کسی کا دودھ نہ پیا۔ بی بی آسیہ کو اس پر بہت تشویش ہوئی۔ چند روایات کے مطابق، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن جو کہ ٹوکری کے پیچھے پیچھے محل میں چلی آئی تھی، وہاں موجود تھی۔ اس سے پوچھا گیا تھا کہ وہ ٹوکری کا پیچھا کیوں کر رہی تھی اور اس نے جواب دیا تھا کہ وہ ایسا تجسس کے مارے کر رہی تھی۔ جب اس نے ملکہ کی پریشانی دیکھی تو اس نے کہا کہ وہ ایک خاتون کو جانتی ہے جس کا

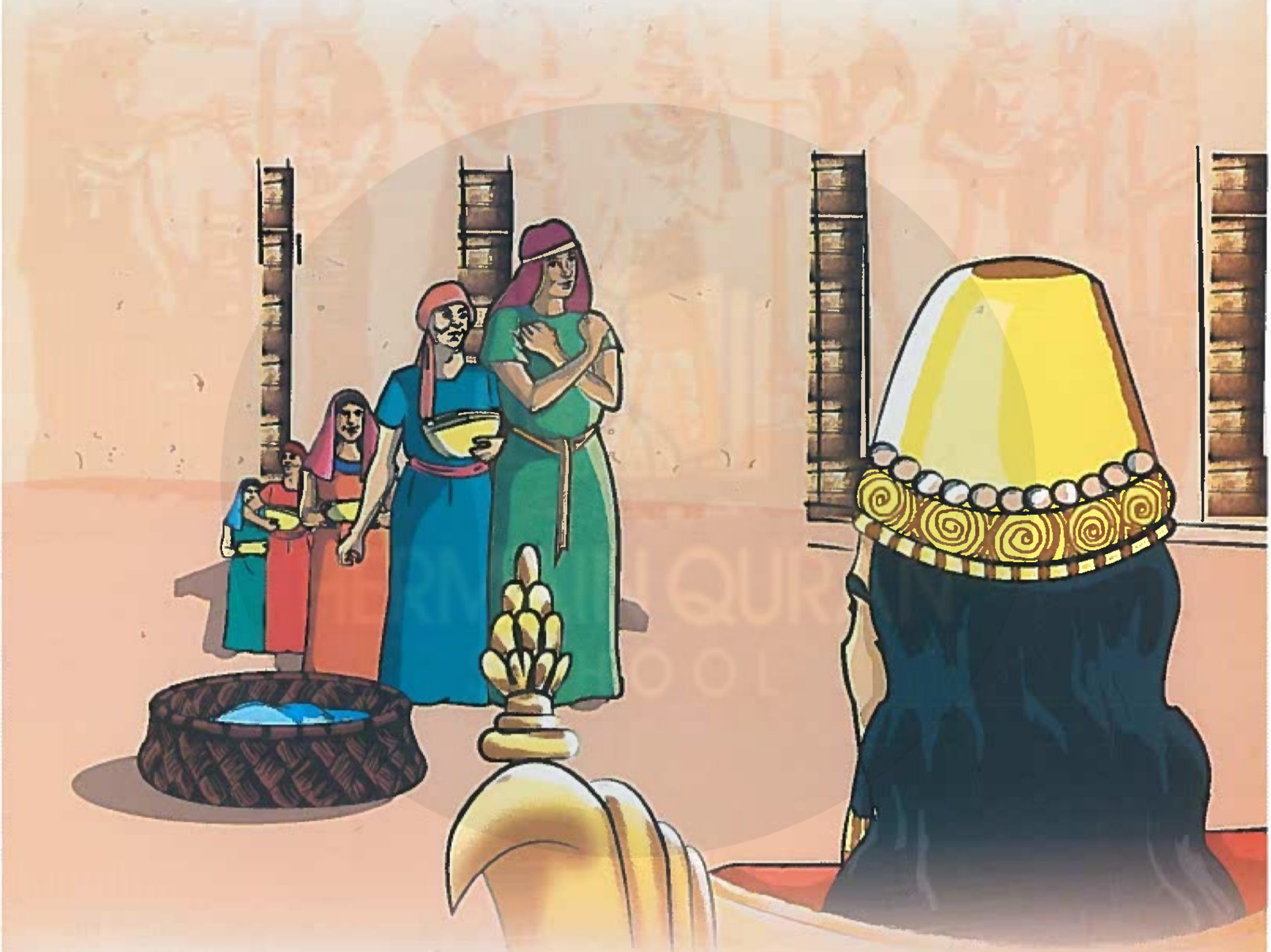

The Pharaoh agreed reluctantly. Bibi Aasia was overwhelmed with joy. She ordered to arrange for a wet nurse for the baby. Several women came and tried to breast-feed the child but he refused to feed. Bibi Aasia was very worried by that. According to some traditions, Hazrat Musa's (علیہ السلام) sister who had followed the basket into the palace was also there. She had been asked why she was following the course of the basket, and she had replied that she was doing it out of curiosity. When she saw the Queen's anxiety, she said that she knew a lady whose milk the child shall not refuse.

دودھ پینے سے بچہ انکار نہیں کرے گا۔ بی بی آسیہ کے کہنے پر وہ گئی اور اپنی والدہ کو لے آئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب ان کی والدہ کے سینے سے لگایا گیا تو انہوں نے فوراً دودھ پینا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر بی بی آسیہ بہت خوش ہوئیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو ہی ان کی انا مقرر کر دیا۔

یوں اللہ نے اپنا وعدہ نبھایا۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو موت سے محفوظ رکھا اور انہیں ان کی والدہ سے پھر ملا دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جانی دشمن کے محل میں پرورش پائی اور آگے چل کر اس کی بربادی کا سبب بنے۔

Upon Bibi Aasia's asking, she went and brought her mother. Hazrat Musa (A.S.) immediately began to suckle when put to his mother's breast. Bibi Aasia was very happy to see that and appointed Hazrat Musa's (علیہ السلام) mother as her nurse.

Thus Allah kept all His promises. He saved Hazrat Musa (علیہ السلام) from death and then reunited him with his mother. Hazrat Musa (علیہ السلام) grew up in the palace of his sworn enemy and ultimately caused his ruin.

اللہ کے کام بڑے پُراسرار انداز میں انجام پاتے ہیں۔ہم انسان چھوٹا ذہن اور کمزور نگاہ رکھتے ہیں، اس لئے ایسی باتوں کو سمجھ نہیں پاتے اور اس لئے پریشانیوں اور شک وشبے کے شکار ہو جاتے ہیں۔اگر ہم اللہ پر کامل ایمان رکھیں اور یہ یقین رکھیں کہ جو کچھ بھی ہوتا ہے، کسی وجہ کے تحت ہی ہوتا ہے، تو ہمیں کبھی پریشانی، خوف یا شک وشبہ کا سامنا نہیں ہوگا۔

Allah works in mysterious ways. We humans, being of narrow mind and short sight, cannot understand it and so we let ourselves be plagued by worries and doubts. If we put all our faith in Allah, and believe that whatever happens, happens for a reason, we shall never be bothered by anxiety, fear or doubts.